

:- (اسلام کیا ہے) :-

:- تعارف قرآن مجید :-

سوال :-

قرآن کے لغوی اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب :-

قرآن کا لغوی معنی ہے سب سے زیادہ
پڑھنے جانے والی کتاب یا بار بار پڑھ جانے والی
کتاب :-

اصطلاح میں قرآن سے مراد وہ قلام جو الٹا کی
طرف سے 23 سال میں نازل ہوا :-

سوال :-

پہلی وحی کا احوال بتائے؟

جواب :-

جب آپ (علیہ السلام) کی عمر 40 برس کی ہوئی تو
پہلی وحی نازل ہوئی :-

پہلی وحی کے نزول سے چھ مہینے قبل آپ کو جو
کچھ بھی خواب میں نظر آتا وہ حقیقت میں بھی
ہو جاتا۔ آپ (علیہ السلام) پر پہلی وحی 12 رمضان
المبارک 610ء میں نازل ہوئی :-

پہلی وحی میں سورۃ خلق کی پہلی 5 آیات نازل ہوئی۔ یہ سب ماجرہ دیکھ کر آپ (علیہ السلام) گھبرا گئے۔ سیدھا اپنی بیوی خزیمہ بنت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے۔ ان کو سارا واقعہ بیان کیا تو وہ آپ (علیہ السلام) کو اپنے حجازی زاد بھائی ہرقہ بن نوفل کے پاس لے گئے۔ جو کہ تورات اور انجیل کے ماہر تھے۔ انہوں نے آپ کے نبی ہونے کی پیش گوئی کی۔

سوال :-

دوسری وحی کا احوال بیان کریں؟

جواب :-

پہلی وحی کے نزول کے بعد 6 مہینے تک دوبارہ وحی نازل نہیں ہوئی۔ جس کو فترہ الوحی کہتے ہیں جس کے معنی یہ (وحی کا آنا بند ہو جانا) 6 ماہ بعد دوسری وحی نازل ہوئی۔ جس میں سورۃ الحمد شری پہلی 5 آیات نازل ہوئی۔

سوال :-

قرآن مجید میں کُل کتنی سورتیں ہیں؟

جواب :-

قرآن مجید میں کُل 114 سورتیں ہیں۔

جن میں مکی سورتوں کی تعداد 86 ہے اور مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہے۔

مکی سورتیں اُن سورتوں کو کہا جاتا ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ وہ جو مدینہ میں سورتیں نازل ہوئی ان کو مدنی سورتیں کہتے ہیں۔

سوال :-

مکی سورتوں کی خصوصیات لکھیں؟

جواب :-

مکی سورتوں کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مکی سورتوں کی تعداد 86 ہے۔

(ii) مکی سورتیں مختصر ہیں۔

(iii) مکی سورتوں کا آغاز یا اَیُّہَا النَّاسُ سے ہوتا ہے۔

(iv) مکی سورتوں میں مکی تلقین کی گئی ہے اور انبیاء کرام کے قصے بیان ہوئے ہیں۔

(v) مکی سورتوں میں اسلامی عقائد پر زور دیا گیا ہے۔

سوال :-

مدنی سورتوں کی خصوصیات لکھیں؟

جواب :-

مدنی سورتوں کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہیں۔

(ii) مدنی سورتیں طویل ہوتی ہیں۔

(iii) مدنی سورتوں کا آغاز یا ایتھا اللّٰہِ الذّٰیْنَ اٰمَنُوْا سے ہوتا ہے۔

(iv) مدنی سورتوں میں جہاد کی اجازت ملی ہے۔

(v) مدنی سورتوں میں ارکان اسلام پر زور دیا گیا ہے۔

سوال :-

وحی کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب :-

وحی کے لغوی معنی ہے جھپکے سے دل میں

کوئی بات ڈال دینا یا اشارہ کر دینا۔

اور اصطلاح میں وحی سے مراد وہ کلام ہے جس کو

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

سوال :-

وحی کی اقسام بیان کریں؟

جواب :-

وحی کی دو اقسام ہیں۔

(۱) وحی متلو (وحی جلی)

(۲) وحی غیر متلو (وحی خفی)

وحی متلو :-

وحی متلو یا وحی جلی ایسی وحی کہ کہتے

ہیں جس کے الفاظ و معانی دونوں اللہ کی طرف

سے ہیں۔ اس وحی میں فرشتے کے ذریعے پیغام

پہنچایا جاتا ہے۔ اس وحی کے الفاظ کی تلاوت

بھی کی جاتی ہے

وحی غیر متلو :-

وحی غیر متلو یا وحی خفی میں خوابوں کے

ذریعے اور دل میں آیا دم سے کوئی بات کا

آنا ہوتا ہے۔ وحی خفی میں فرشتے کے ذریعے

پیغام نازل نہیں کیا جاتا ہے وحی غیر متلو یا وحی

خفی کے الفاظ کو احادیث کہا جاتا ہے۔

سوال :-

نزول وحی کے طریقے بیان کریں؟

جواب :-

وحی کے نزول کے تین طریقے ہیں

- (i) حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا اہل شغل میں آنا۔
- (ii) کسی انسانی شغل میں آنا۔ زیادہ تر حضرت جبرائیل (علیہ السلام) حضرت وحیہ کلبیہ (رضی اللہ عنہ) کی شکل میں آتے تھے۔

(iii) مصلحت الجرس (مکھیوں کی ببتناہٹ)

اپنے رب کا شکر ادا کرتے پڑھتے کرتا ہے۔ اس سجدے
کو دوم سجدہ شکر کہتے ہیں۔

سجدہ تلاوت سے مراد قرآن مجید کے 15 سجدے
ہیں۔ جب مسلمان تلاوت کرتا ہے قرآن مجید کو
جس (مقام) سجدہ آجائے اس سجدے کو سجدہ
تلاوت کہتے ہیں۔

سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت کیلئے یاد دہونا ضروری
نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے قبلہ رخ ہونا
ضروری ہے۔

سوال :-

عید نبوی میں احادیث یا وحی لکھنے کے
لیے کونسے چیزیں استعمال کی جاتی تھیں؟
جواب :-

عید نبوی میں وحی یا احادیث کو تحریری
شکل میں جمع کیا جاتا تھا۔ اس میں محاسبہ نرائی زیادہ
تر پتھری سبیلوں پر، چمڑے پر، اونٹ کے شان
کی پٹی پر، کھجور کے تنوں پر احادیث یا وحی
لکھا کرتے تھے۔

سوال :-

کیا قرآن مجید جس طرح آج موجود ہے کیا
یہ اس طرح نازل ہوا تھا؟

جواب :-

جی نہیں۔ قرآن مجید آج جس طرح موجود ہے
یہ اس طرح بالکل بھی نازل نہیں ہوا تھا۔ جب
قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ نہ اس کے نقطے تھے،
نہ ہی اس پر اعراب تھے، نہ ہی اس کے 3
پارے تھے، نہ ہی اس کی منزلیں تھیں۔ اور نہ ہی
اس کے 540 رکوع تھے۔

بات
اور بھی جانی جائے کہ تو اللہ تعالیٰ نے
خود قرآن مجید کا ذمہ اٹھایا ہے۔ اس وجہ سے
1400 سال کے بعد بھی قرآن مجید میں ایک حرف
کے برابر بھی رد و بدل موجود نہیں ہے۔

سوال :-

آپ (علیہ السلام) اُسے دور میں قرآن مجید میں
تحریری شکل میں لکھنے کی ضرورت کیوں ہوئی؟

جواب :-

جب قرآن مجید نازل ہوتا تھا تو صحابہ کرام

اس کو یاد کر لیا کرتے تھے۔ زیادہ تر قرآن مجید

صحابہ کرام کے دلوں میں محفوظ تھا۔

ایک مرتبہ آپ (علیہ السلام) اُسے پاس ایک یہودی

آیا اس نے آکر کہا کہ میں اور میرا پورا گھرانہ اسلام

قبول کرنا چاہتے تھے۔ اس نے آپؐ کو کچھ لوگوں کو

میرے ساتھ بھیج دے تا کہ یہ ہمیں قرآن مجید کی

تعلیمات سکھا سکے۔ تو آپ (علیہ السلام) نے 70

صحابہ کرام (جن کو قرآن پاک حفظ تھا) ساتھ بھیج

دیا۔

اس یہودی نے اس کے گھرانہ والوں نے بیڑ مھونے

(مھونے نامی کنواں) پر ان 70 قاری کو شہید کر دیا۔

70 بڑے بڑے قرآن کے حافظ جب شہید ہو گئے

تو آپ (علیہ السلام) نے قرآن مجید کو تحریری شکل

میں لکھنے کا سوچا۔

سوال:-

آپ (علیہ السلام) کے بعد کن بے غیرتوں نے
نبوتِ مآدعوہ کیا؟

جواب:-

آپ (علیہ السلام) کے بعد کے آخری نبی ہیں۔
آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن آپ (علیہ
السلام) کے بعد بے غیرت اور جھوٹے لوگ بھی
تھے جنہوں نے نبوتِ مآدعوہ کر دیا۔

(i) **مسلمہ کذاب:** اس کا اصل نام مسلمہ تھا۔ کذاب
اس کی کو لقب دیا گیا ہے مسلمانوں کی طرف سے
جس کا مطلب ہے جھوٹا۔ یہ بیت بوڑھا تھا۔
اس نے نبی ہونے کا دعوہ کر دیا۔

(ii) **اسود عقی:** اس بے غیرت نے نبی (علیہ السلام)
کی زندگی میں نبی ہونے کا دعوہ کر دیا تھا۔ اس نے
غیرت کو آپ (علیہ السلام) کے دھرم میں ہی قتل
کر دیا گیا۔

(iii) **طلحہ:** اس نے بھی نبی ہونے کا دعوہ کیا تھا۔
لیکن اس کی لوگوں نے بات نہیں سنی۔ اس
نے اس کو ایسے جھوٹے زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور بعد
میں مسلمان ہو گیا تھا۔

(iv) **سبحاح :** یہ ایک خاتون تھی جس نے اپنی خود دوستی کی بنا پر نبوتِ مآدِ عجمہ پر دیا۔ اس نے مسلمانوں کو لذاب سے شادی بھی کی تاکہ نبوت اور زیادہ پکی ہو جائے۔ (☺☺☺) یا یا یا لیکن جنگِ یمامہ میں جب مسلمانوں نے عسلیہ لذاب کو قتل کر دیا تو یہ عورت وہاں سے بھاگ گئی۔ اور پھر بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

نوٹ :-

”ہمارے نبی (علیہ السلام) برسِ سالِ رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کو قرآن مجیدِ نبائی سنایا کرتے تھے۔“

سوال :-

تدوینِ قرآن مجید سے کیا مراد ہے؟

جواب :-

تدوینِ قرآن سے مراد ہے قرآن مجید کو اکٹھا کرنا۔ اور ترتیب سے جمع کرنا۔
تدوینِ قرآن کے تین مراحل ہیں۔

(i)

پہلی تدریس آپ (علیہ السلام) کے دور میں ہوئی تھی۔
لیکن اس تدریس میں قرآن مجید کتابی شکل میں
نہیں تھا۔ لوگوں کے پاس مختلف حصوں میں
لکھا ہوا تھا۔

(ii)

دوسری تدریس حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے
دور میں ہوئی۔

(iii)

تیسری تدریس حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کے
دور میں ہوئی۔

سوال :-

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور میں
تدریس قرآن کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟
جواب :-

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور خلافت
میں مسلمانوں نے نبوت کا دعوہ کر دیا۔ اس
کے خلاف جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی بڑی تعداد
شہید ہوئی۔ 40,000 کواشکر مسلمانوں نے شہید کر دیا۔
جس میں 1200 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ جس
میں 70 قرآن مجید کے قادی تھے۔
جب مسلمانوں کی تعداد میں سے قرآن کے حافظوں کی
تعداد شہید ہوئی تو حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)

سوال :-
حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے
دور تدوین قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب :-
حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے

دور خلافت میں چونکہ اسلام عرب سے پھرتا

پھیل چکا تھا۔ اور آذربائیجان سے مقام پر مسلمان

کا آپس جھگڑا کھڑا ہو گیا کہ ایک مسلمان کہتا

تھا کہ میں نے تلاوت ٹھیک کی ہے قرآن مجید کی

اور دوسرا کہتا تھا کہ میں تم غلط پڑھ رہا ہوں

میں نے ٹھیک کی ہے تلاوت۔

اس جھگڑے سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ قرآن مجید

میں کھسکے تبیلیاں کر دی تھیں۔ یاں تلفظ

کی وجہ سے جھگڑا ہو رہا ہے۔

اس پر حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) نے فیصلہ

لیا کہ قرآن مجید کو نئے سرے سے لکھا گیا

جائے۔ اس لیے تمام پرانے قرآنی نسخوں کو

جلا دیا گیا۔

پھر سے تدوین قرآن کی کھینچ بنائی گئی۔ اس

باد دوبارہ حضرت زید بن ثابت کو سربراہ بنادیا گیا۔

جو کہ حضرت عثمان بن عفان کے دور خلافت میں مسلمان مالی طور پر بھی مضبوط ہو گئے تھے۔ اس لیے قرآن مجید کو کتابی شکل میں اکٹھا کیا گیا۔ اس وجہ سے حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

(i) قرآن مجید کو 30 حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ جن کو نبی (علیہ السلام) نے 30 دنوں میں قرآن مجید کو مکمل کرنے کا کہا۔

(ii) آپ (علیہ السلام) نے 7 دنوں میں بھی قرآن مجید کو مکمل کرنے کا کہا اس نسبت سے قرآن مجید کی 7 منزلیں بنائی گئی۔

(iii) بنو امیہ کے دور میں 540 رکوع بھی بنادے گئے۔